سوال

(705) سلام کے بعد مقتدیوں کا پلٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نسائی شریف كِتَابُ الِافْتِتَاحِ ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الإِمَامِ بِالِانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَوةِ' اس حدیث کا مفہوم کیا ہے ؟ جب امام سلام کے بعد فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائے تو کیا مقتدیوں کو اس کے بعد اٹھنا چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے، کہ امام کے مکمل سلام پھیرنے سے قبل مقتدی کو نماز سے فراغت حاصل نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ اس کی پیروی میں نماز سے فارغ ہو۔ سبقت کرنی منع ہے۔ یہاں انصراف کا تعلق نماز سے بعد والی حالت کے ساتھ نہیں، بلکہ سلام پھیرنے کی حالت مقصود ہے۔ قرینہ صارفہ یہ ہے، کہ نفس حدیث میں رکوع، سجود اور قیام کے ساتھ انصراف کا ذکر ہوا ہے۔ مسئلہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر بتایا تھا، تو بظاہر یہ شُبہ پڑھتا ہے، کہ شاید مقتدیوں کو امام کے پلٹنے کے بعد اٹھ کر جانا چاہیے، لیکن مراد یہ نہیں۔ کیونکہ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی اقتداء سے مکمل طور پر آزاد ہو جاتا ہے۔ اقتداء کا ادنیٰ شُبہ بھی باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا مقتدی کو امام کے پلٹنے تک بیٹھنے کا پابند نہیں کیا جاسکتا۔

ممکن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پلٹنے سے اس لیے منع کیا ہو، کہ عورتیں پہلے اُٹھ کر چلی جائیں۔ کیونکہ عورتیں بھی مسجد میں نماز ادا کرتی تھیں۔ (کذا قال الطیبی : ''عون المعبود'') اب چونکہ عورتوں کی موجودگی کی عِلّت نہیں۔ لہٰذا پلٹنے کی ممانعت بھی نہیں۔ (وا اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :596